عقائد رافضیت کے مطابق ابن ملجم کا حضرت علیؓ کی بیعت کرنا

ارشادِ مفید میں عامر ابن واثلہ سے مروی ہے کہ کوفہ میں حضرت علیؓ نے لوگوں کو بیعت کے لیے جمع کیا جب لوگ بیعت کرنے لگے تو ابن ملجم بھی انہی میں تھا آپ نے ایک مرتبہ ابن ملجم کو واپس کیا وہ دوسری مرتبہ آیا آپ نے دوسری مرتبہ بیعت لیے بغیر واپس کردیا وہ تیسری مرتبہ آیا آپ نے تیسری مرتبہ واپس کر دیا وہ چوتھی مرتبہ پھر آیا آپ نے **بیعت** لی اور بیعت لیتے وقت فرمایا بخدا میری یہ ریش میرے خون سر سے خضاب ہوگی ارشاد ہی میں اصبغ سے مروی ہے کہ جب **ابن ملجم بیعت** کر کے واپس جانے لگا تو حضرت علیؓ نے اسے واپس بلایا اس سے مزید وعدے اور حلف لی کہ **بیعت** شکنی نہیں کرے گا جب وہ تیسری مرتبہ جانے لگا تو آپ نے پھر واپس بلا کر بیعت نہ توڑنے کے سنگین وعدے اور قسمیں لیں

الدّمعة الساکبہ جلد اول صفحہ ۴۶۳ تا ۴۶۴

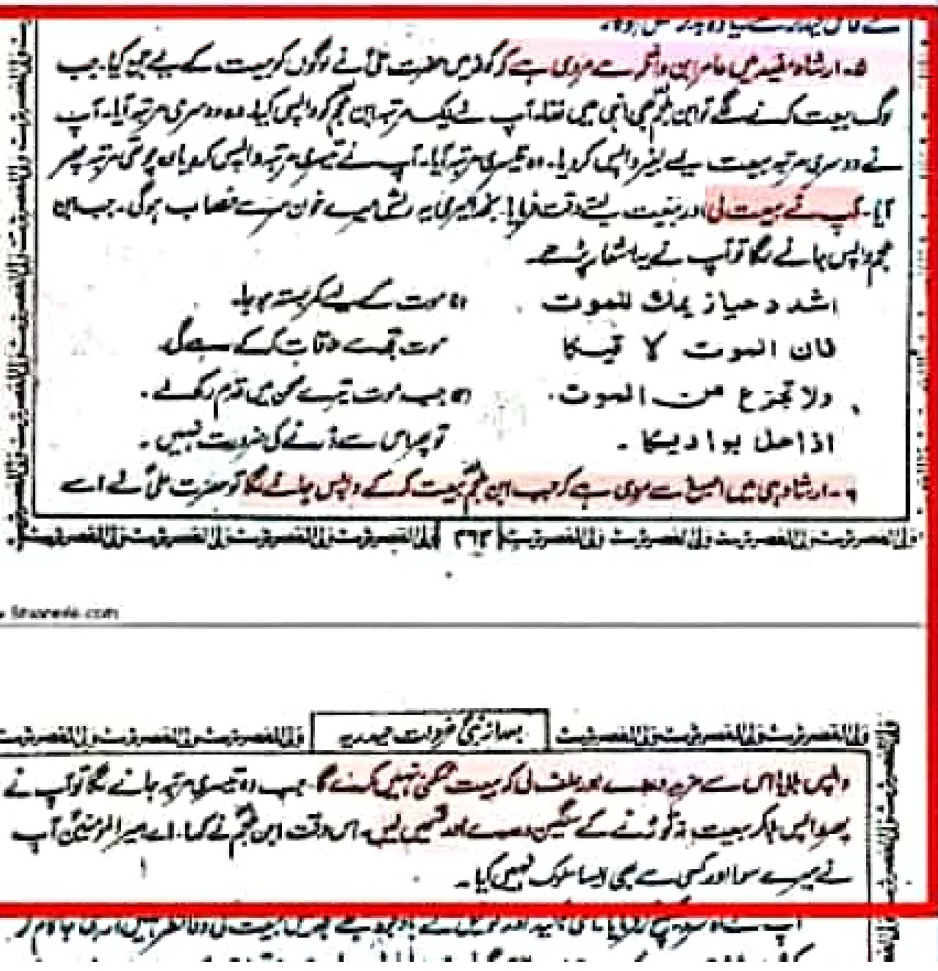

ھ۔ ارشادِ مفید میں عامر ابن واثلہ سے مروی ہے کہ کوفہ میں حضرت علیؑ نے لوگوں کو بیعت کے لیے جمع کیا۔ جب لوگ بیعت کرنے لگے تو ابن ملجم بھی انہی میں تھا۔ آپ نے ایک مرتبہ ابن ملجم کو واپس کیا وہ دوسری مرتبہ آیا۔ آپ نے دوسری مرتبہ بیعت لیے بغیر واپس کر دیا۔ وہ تیسری مرتبہ آیا۔ آپ نے تیسری مرتبہ واپس کر دیا وہ چوتھی مرتبہ پھر آیا۔ آپ نے بیعت لی اور بیعت لیتے وقت فرمایا۔ بخدا میری یہ ریش میرے خون سر سے خضاب ہوگی۔ جب ابن ملجم واپس جانے لگا تو آپ نے یہ اشعار پڑھے۔

اشدد حیازیمک للموت	موت کے لیے کمربستہ ہو جا
فان الموت لاقیکا	موت تجھ سے ملاقات کرکے رہے گی
ولا تجزع من الموت۔	اور جب موت تیرے صحن میں قدم رکھے۔
اذا حل بوادیکا۔	تو پھر اس سے ڈرنے کی ضرورت نہیں۔

و۔ ارشاد ہی میں اصبغ سے مروی ہے کہ جب ابن ملجم بیعت کر کے واپس جانے لگا تو حضرت علیؑ نے اسے

www.Shareeia.com

واپس بلایا اس سے مزید وعدے اور حلف لی کہ بیعت شکنی نہیں کرے گا۔ جب وہ تیسری مرتبہ جانے لگا تو آپ نے پھر واپس بلا کر بیعت نہ توڑنے کے سنگین وعدے اور قسمیں لیں۔ اس وقت ابن ملجم نے کہا۔ اے امیر المومنینؑ آپ نے میرے سوا اور کسی سے بھی ایسا سلوک نہیں کیا۔

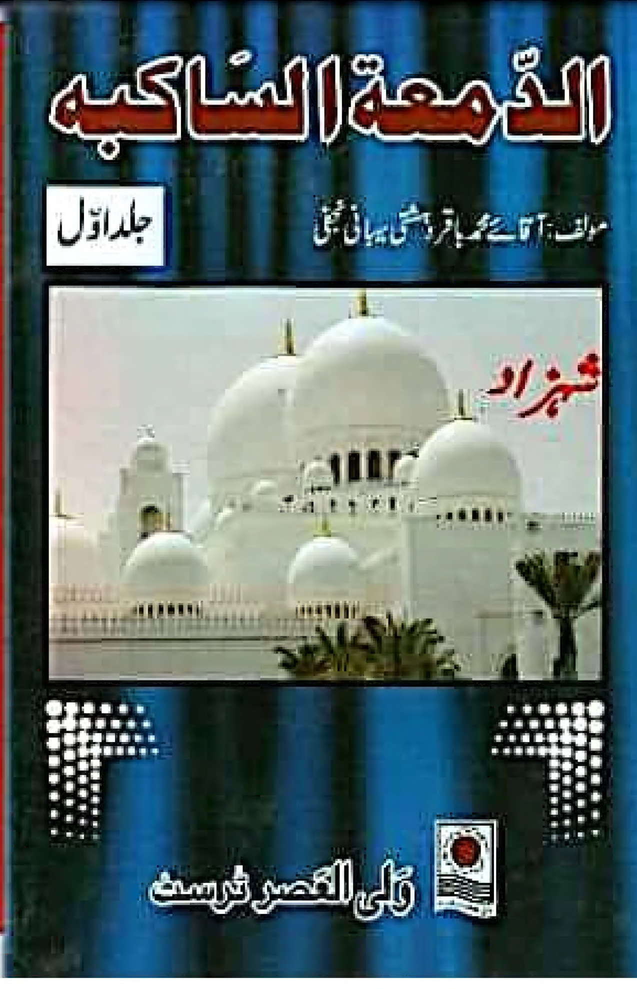

مولا علی علیہ السلام کہ قاتل ابن ملجم رافضی کہ کچھ احوال

شیعہ کتاب الارشاد میں شیعہ محدث شیخ مفید لکھتا ھے کہ ابن ملجم نے مولا علیؑ کی بیعت کی تھی اور مولا علیؑ نے ابن ملجم سے اس بیعت کو نبھانے کا عھد بھی لیا تھا اور جب اس نے مولا علیؑ سے ایک سواری کا مطالبہ کیا تو مولا علیؑ نے ابن ملجم کو ایک اشقر نامی گھوڑا تحفہ میں دیا

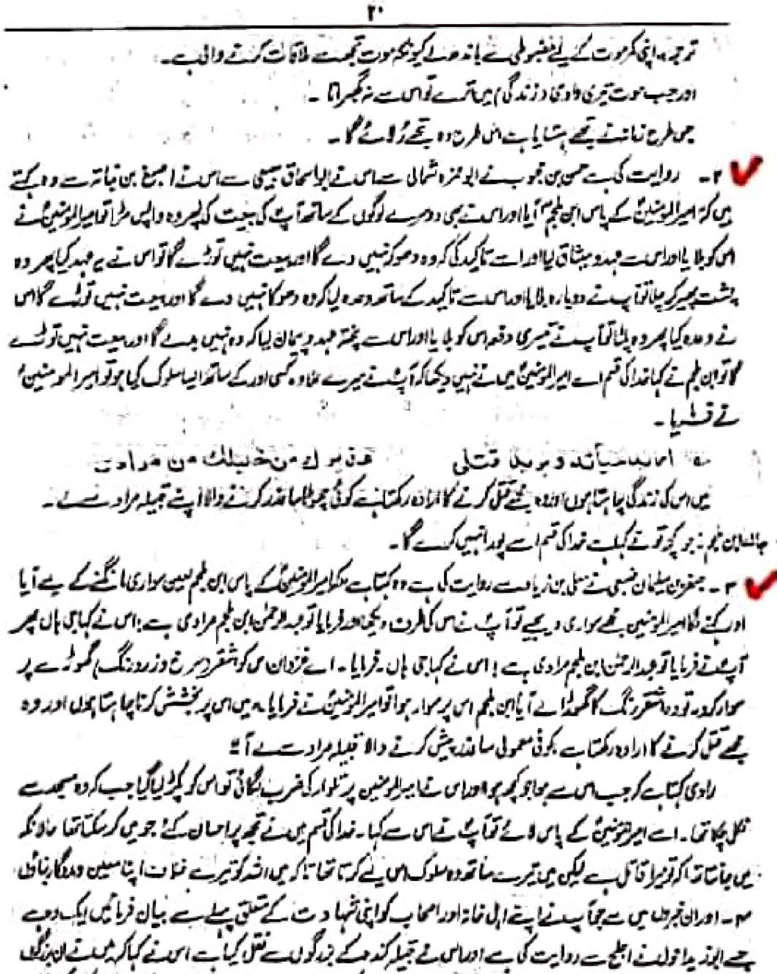

٢٠

ترجمہ: اپنی کمر موت کے لیے مضبوطی سے باندھ لے کیونکہ موت تجھ سے ملاقات کرنے والی ہے۔

اور جب موت تیری وادی (زندگی) میں آئے تو اس سے نہ گھبرانا۔

جس طرح زمانے نے تجھے ہنسایا ہے اسی طرح وہ تجھے رُلائے گا۔

٢۔ روایت کی ہے حسن بن محبوب نے ابو حمزہ ثمالی سے اس نے ابو اسحاق سبیعی سے اس نے اصبغ بن نباتہ سے وہ کہتے ہیں کہ امیر المومنینؑ کے پاس ابن ملجم آیا اور اس نے بھی دوسرے لوگوں کے ساتھ آپ کی بیعت کی پھر وہ واپس مڑا تو امیر المومنینؑ نے اس کو بلایا اور اس سے عہد و میثاق لیا اور اسے تاکید کی کہ وہ دھوکہ نہیں دے گا اور بیعت نہیں توڑے گا تو اس نے یہ عہد کیا پھر وہ پشت پھیر کر چلا تو آپ نے دوبارہ بلایا اور اس سے تاکید کے ساتھ وعدہ لیا کہ وہ دھوکا نہیں دے گا اور بیعت نہیں توڑے گا اس نے وعدہ کیا پھر وہ پلٹا تو آپ نے تیسری دفعہ اس کو بلایا اور اس سے پختہ عہد و پیمان لیا کہ وہ نہیں پھرے گا اور بیعت نہیں توڑے گا تو ابن ملجم نے کہا خدا کی قسم اے امیر المومنینؑ میں نے نہیں دیکھا کہ آپ نے میرے علاوہ کسی اور کے ساتھ ایسا سلوک کیا ہو تو امیر المومنینؑ نے فرمایا۔

اريد حياته ويريد قتلي عذيرك من خليلك من مراد

میں اس کی زندگی چاہتا ہوں اور وہ مجھے قتل کرنے کا ارادہ رکھتا ہے کوئی جھوٹا سا عذر کرنے والا اپنے قبیلہ مراد سے۔

جا اے ابن ملجم: جو کچھ تو نے کہا ہے خدا کی قسم اسے پورا نہیں کرے گا۔

٣۔ جعفر بن سلیمان ضبعی نے معلی بن زیاد سے روایت کی ہے وہ کہتا ہے کہ امیر المومنینؑ کے پاس ابن ملجم سواری مانگنے کے لیے آیا اور کہنے لگا امیر المومنین مجھے سواری دیجیے تو آپ نے اس کی طرف دیکھا اور فرمایا تو عبد الرحمن ابن ملجم مرادی ہے؟ اس نے کہا جی ہاں پھر آپ نے فرمایا تو عبد الرحمن ابن ملجم مرادی ہے؟ اس نے کہا جی ہاں۔ فرمایا۔ اے غزوان اس کو اشقر (سرخ و زرد رنگ) گھوڑے پر سوار کرو۔ تو وہ اشقر رنگ کا گھوڑا لے آیا ابن ملجم اس پر سوار ہوا تو امیر المومنینؑ نے فرمایا۔ میں اس پر بخشش کرنا چاہتا ہوں اور وہ مجھے قتل کرنے کا ارادہ رکھتا ہے یہ کوئی معمولی سا عذر پیش کرنے والا قبیلہ مراد سے آیا ہے۔

راوی کہتا ہے کہ جب اس سے جو کچھ ہوا اور اس نے امیر المومنین پر تلوار کی ضرب لگائی تو اس کو پکڑ لیا گیا جب کہ وہ مسجد سے نکل چکا تھا۔ اسے امیر المومنینؑ کے پاس لائے تو آپ نے اس سے کہا۔ خدا کی قسم میں نے تجھ پر احسان کیے جو میں کر سکتا تھا حالانکہ میں جانتا تھا کہ تو میرا قاتل ہے لیکن میں تیرے ساتھ وہ سلوک اس لیے کرتا تھا تاکہ میں اللہ کو تیرے خلاف اپنا معین و مددگار بنا لوں

٤۔ اور ان خبروں میں سے جو آپ نے اپنے اہل خانہ اور اصحاب کو اپنی شہادت کے متعلق پہلے سے بیان فرمائیں ایک وہ ہے جسے ابو زید احول نے اجلح سے روایت کی ہے اور اس نے قبیلہ کندہ کے بزرگوں سے نقل کیا ہے انہوں نے کہا کہ ہم نے ان بزرگوں سے بیس سے زیادہ مرتبہ سنا وہ کہتے ہیں کہ ہم نے منبر پر علی علیہ السلام کو یہ فرماتے ہوئے سنا اس امت کے بدترین کو اسکو اوپر سے خضاب کرنے سے کیا چیز مانع ہے۔ اور آپ اپنا ہاتھ اپنی ریش مبارک پر رکھتے تھے۔

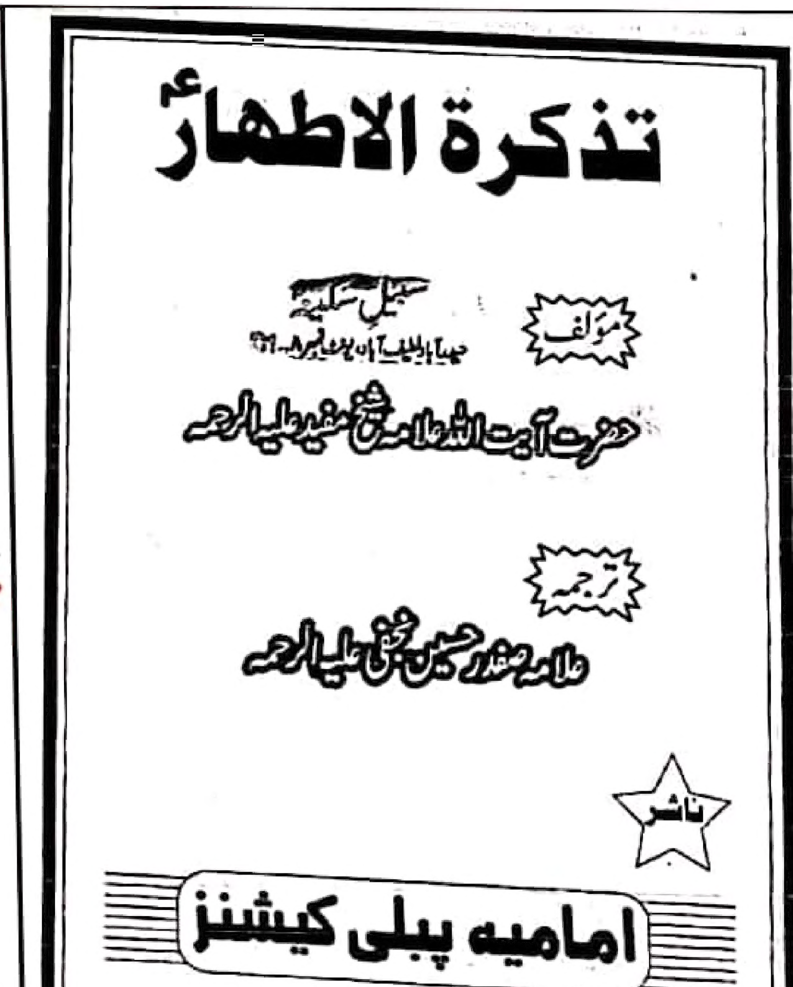

تذکرة الاطہارؒ

مؤلف

سبیل سکینہ

حضرت آیت اللہ علامہ شیخ مفید علیہ الرحمہ

ترجمہ

علامہ صفدر حسین نجفی علیہ الرحمہ

ناشر

امامیہ پبلی کیشنز

ساری رافضیت ہی شگوفوں سے بھری پڑی ہے ملتِ رافضہ کا حضرت علی کی وفات کے بارے میں ایک نیا شگوفہ

بدبودار رافضی ملاں محمد حسین آل کاشف الغطا اپنی کتاب اصل الشیعہ واصولھا میں لکھتا ہے کہ

آگر ابنِ ملجم کی **تلوار** نا ہوتی تو حضرت علی بن ابی طالب تاقیامت دنیا میں زندہ رہتے ۔۔۔!!!

کتاب الرافضۃ: اصل الشیعہ واصولھا محمد حسن آل کاشف الصفحہ ١٥١

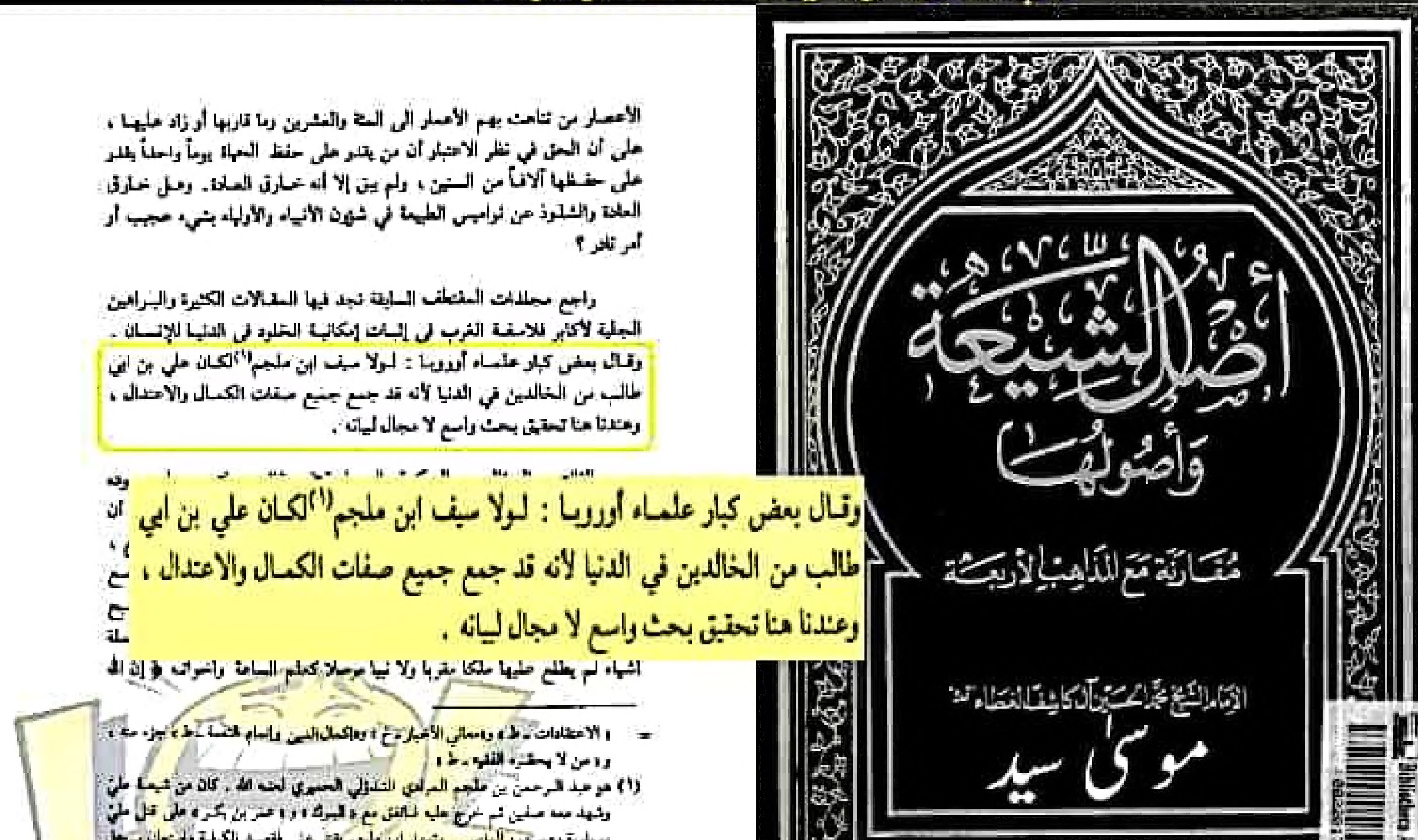

الاعصار من تناهت بهم الأعمار الى المئة والعشرين وما قاربها أو زاد عليها ، على أن الحق في نظر الاعتبار أن من يقدر على حفظ الحياة يوماً واحداً يقدر على حفظها آلافاً من السنين ، ولم يبق إلا أنه خارق العادة. وهل خارق العادة والشذوذ عن نواميس الطبيعة في شؤون الأنبياء والأولياء بشيء عجيب أو أمر نادر ؟

راجع مجلدات المقتطف السابقة تجد فيها المقالات الكثيرة والبراهين الجلية لأكابر فلاسفة الغرب في إثبات إمكانية الخلود في الدنيا للإنسان .

وقال بعض كبار علماء أوروبا : لولا سيف ابن ملجم[1] لكان علي بن ابي طالب من الخالدين في الدنيا لأنه قد جمع جميع صفات الكمال والاعتدال ، وعندنا هنا تحقيق بحث واسع لا مجال لبيانه .

وقال بعض كبار علماء أوروبا : لولا سيف ابن ملجم(١) لكان علي بن ابي طالب من الخالدين في الدنيا لأنه قد جمع جميع صفات الكمال والاعتدال ، وعندنا هنا تحقيق بحث واسع لا مجال لبيانه .

اشياء لم يطلع عليها ملكا مقربا ولا نبيا مرسلا كعلم الساعة واخواته ﴿ إن الله

---

* « الاعتقادات » ط ، و« معاني الأخبار » خ ، و« اكمال الدين واتمام النعمة » ط ، جزء منه ، و« من لا يحضره الفقيه » ط ،

[1] هو عبد الرحمن بن ملجم المرادي التدؤلي الحميري لعنه الله . كان من شيعة علي وشهد معه صفين ثم خرج عليه لاتفاق مع « البرك » و « عمرو بن بكر » على قتل علي ومعاوية وعمرو بن العاص . وتعهد ابن ملجم بقتل علي فقصد الكوفة واستعان برجل يدعى شبيباً فكمن لعلي خلف باب المسجد فضربه ابن ملجم على رأسه ضربة مات من أثرها ، وقتله الحسن بعد ذلك بثلاثة أيام وقيل أحرق بعد قتله .

أصل الشيعة وأصولها

مقارنة مع المذاهب الأربعة

الإمام الشيخ محمد الحسين آل كاشف الغطاء قدّه

موسى سيد

دار الأضواء

Bibliotheca Alexandrina

شیعہ مورخ علامہ نوبختی اس حقیقت سے پردہ اٹھاتا ھے

عبدالرحمن ابن ملجم حضرت علیؓ کے شیعہ میں سے تھا اور جنگ صفین میں اپ کے ساتھ تھا ابن ملجم نے اپنے دو ساتھیوں البرک اور عمرو بن بکر کہ ساتھ مل کر ایک ھی رات میں علیؓ معاویہؓ اور عمرو بن العاصؓ کو قتل کرنے کا پروگرام بنایا. . .

(حوالہ شیعہ کتاب فرق الشیعہ مصنف علامہ نوبختی صفحہ نمبر ۹۱)

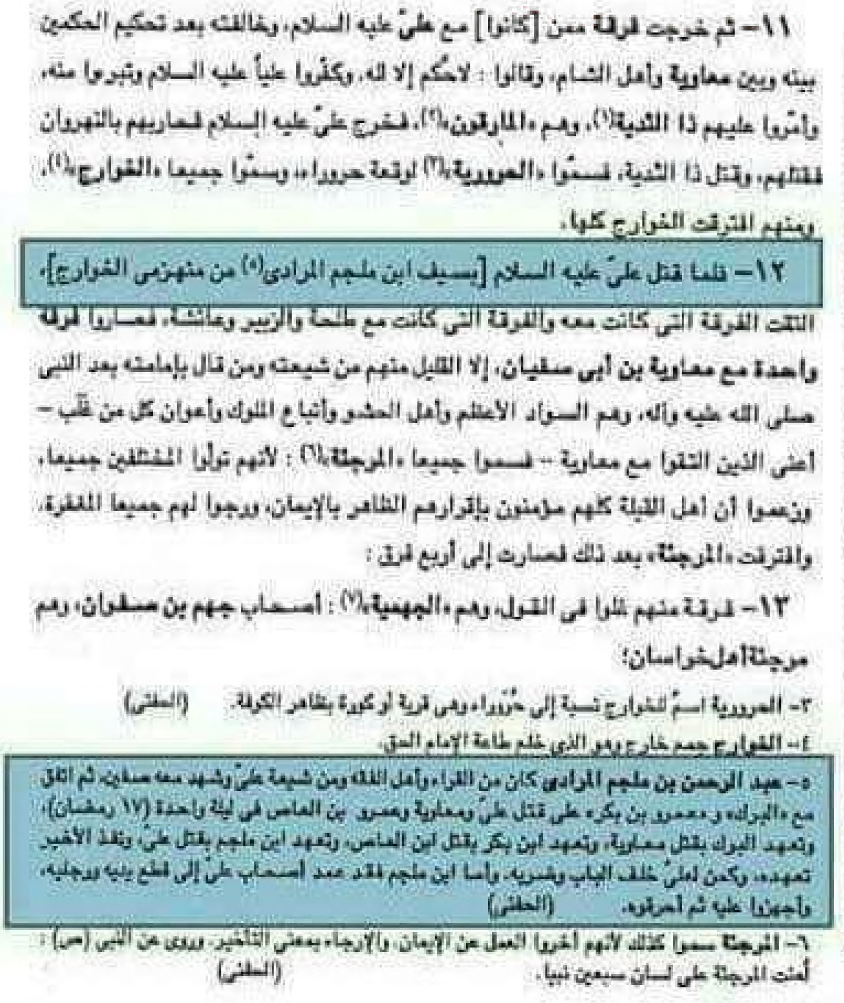

١١– ثم خرجت فرقة ممن [كانوا] مع عليّ عليه السلام، وخالفته بعد تحكيم الحكمين بينه وبين **معاوية** وأهل الشام، وقالوا : لاحكم إلا لله، وكفّروا علياً عليه السلام وتبرءوا منه، وأمّروا عليهم **ذا الثدية**(١)، وهم «**المارقون**»(٢)، فخرج عليّ عليه السلام فحاربهم بالنهروان فقتلهم، وقتل ذا الثدية، فسمّوا «**الحرورية**»(٣) لوقعة حروراء، وسمّوا جميعا «**الخوارج**»(٤)، ومنهم افترقت الخوارج كلها،

١٢– فلما قتل عليّ عليه السلام [بسيف ابن ملجم المرادي(٥) من منهزمي الخوارج]، التقت الفرقة التي كانت معه والفرقة التي كانت مع طلحة والزبير وعائشة، فصاروا فرقة واحدة مع **معاوية بن أبي سفيان**، إلا القليل منهم من شيعته ومن قال بإمامته بعد النبي صلى الله عليه وآله، وهم السواد الأعظم وأهل الحشو وأتباع الملوك وأعوان كل من غلب – أعني الذين التقوا مع معاوية – فسموا جميعا «المرجئة»(٦) : لأنهم تولّوا المختلفين جميعا، وزعموا أن أهل القبلة كلهم مؤمنون بإقرارهم الظاهر بالإيمان، ورجوا لهم جميعا المغفرة، وافترقت «المرجئة» بعد ذلك فصارت إلى أربع فرق :

١٣– فرقة منهم غلوا في القول، وهم «**الجهمية**»(٧) : أصحاب **جهم بن صفوان**، وهم مرجئة أهل خراسان؛

٣– **الحرورية** اسمٌ للخوارج نسبة إلى حَرُوراء وهي قرية أو كورة بظاهر الكوفة. (الحفني)

٤– **الخوارج** جمع خارج وهو الذي خلع طاعة الإمام الحق.

٥– **عبد الرحمن بن ملجم المرادي** كان من القراء وأهل الفقه ومن شيعة عليّ وشهد معه صفين، ثم اتفق مع «البرك» و«عمرو بن بكر» على قتل عليّ ومعاوية وعمرو بن العاص في ليلة واحدة (١٧ رمضان)، وتعهد البرك بقتل معاوية، وتعهد ابن بكر بقتل ابن العاص، وتعهد ابن ملجم بقتل عليّ، ونفذ الأخير تعهده، وكمن لعليّ خلف الباب وضربه. وأما ابن ملجم فقد عمد أصحاب عليّ إلى قطع يديه ورجليه، وأجهزوا عليه ثم أحرقوه. (الحفني)

٦– **المرجئة** سموا كذلك لأنهم أخروا العمل عن الإيمان. والإرجاء بمعنى التأخير. ويروى عن النبي (ص) : لُعنت المرجئة على لسان سبعين نبيا. (الحفني)

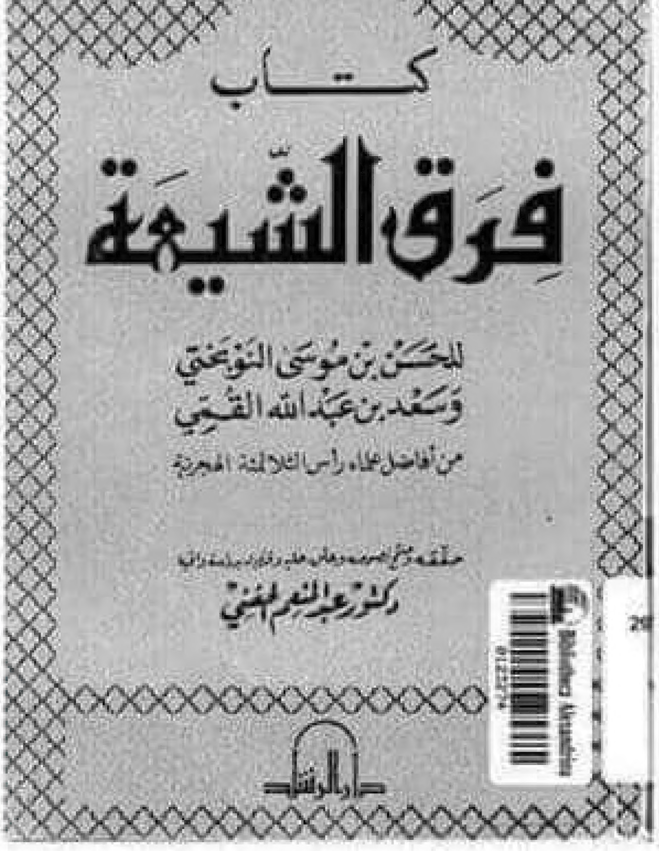

كتاب
فِرَق الشِّيعَة
للحسن بن موسى النوبختي
وسعد بن عبد الله القمي
من أفاضل علماء رأس الثلاثمئة الهجرية
حققه وشرح نصوصه وعلق عليه وقدم له بدراسة وافية
دكتور عبد المنعم الحفني

حضرت علیؓ کے قاتل ابن ملجم رافضی کا کچھ احوال

کتابِ رافضہ تزکریۃ الاطہار میں روایت ہے کہ ابن ملجم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی بیعت کر لی تھی اور حضرت علی نے ابن ملجم سے بیعت نبھانے کا عہد بھی لیا اور جب ابن ملجم نے حضرت علی سے سواری کا مطالبہ کیا تو حضرت علی نے ابن ملجم کو اشقر نامی گھوڑا بطور تحفہ دیا تھا

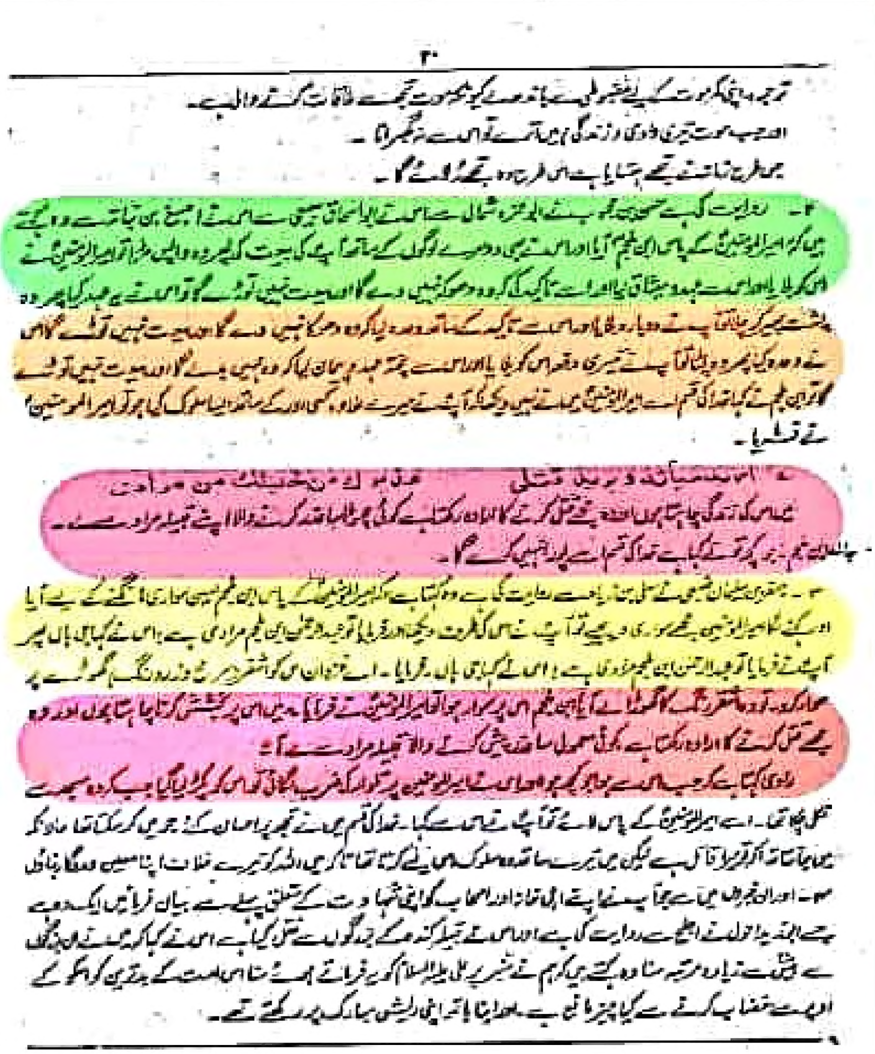

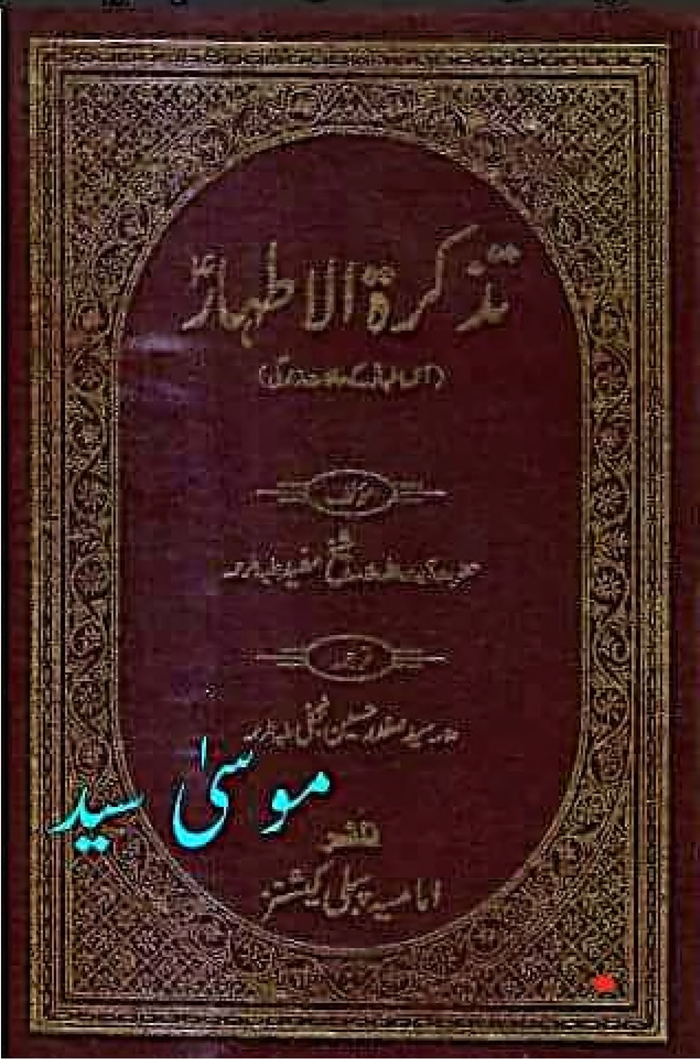

مولا علی علیہ السلام کہ قاتل ابن ملجم رافضی کہ کچھ احوال

شیعہ کتاب الارشاد میں شیعہ محدث شیخ مفید لکھتا ھے کہ ابن ملجم نے مولا علیؑ کی بیعت کی تھی اور مولا علیؑ نے ابن ملجم سے اس بیعت کو نبھانے کا عھد بھی لیا تھا اور جب اس نے مولا علیؑ سے ایک سواری کا مطالبہ کیا تو مولا علیؑ نے ابن ملجم کو ایک اشقر نامی گھوڑا تحفہ میں دیا

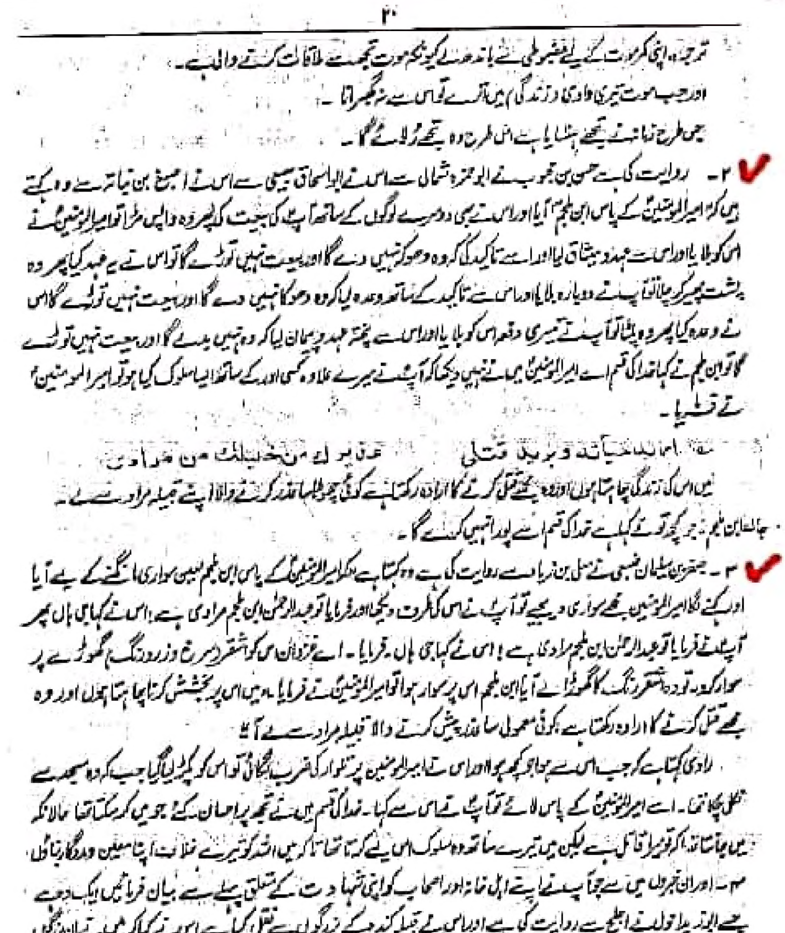

۲۰

ترجمہ: اپنی کمر موت کے لیے مضبوطی سے باندھ لے کیونکہ موت تجھ سے ملاقات کرنے والی ہے۔
اور جب موت تیری وادی (زندگی) میں آئے تو اس سے نہ گھبرانا۔
جس طرح زمانے نے تجھے ہنسایا ہے اسی طرح وہ تجھے رلائے گا۔

۲۔ روایت کی ہے حسن بن محبوب نے ابو حمزہ ثمالی سے اس نے ابو اسحاق سبیعی سے اس نے اصبغ بن نباتہ سے وہ کہتے ہیں کہ امیر المومنینؑ کے پاس ابن ملجم آیا اور اس نے بھی دوسرے لوگوں کے ساتھ آپؑ کی بیعت کی پھر وہ واپس مڑا تو امیر المومنینؑ نے اس کو بلایا اور اس سے عہد و میثاق لیا اور اسے تاکید کی کہ وہ دھوکہ نہیں دے گا اور بیعت نہیں توڑے گا تو اس نے یہ عہد کیا پھر وہ پشت پھیر کر چلا تو آپ نے دوبارہ بلایا اور اس سے تاکید کے ساتھ وعدہ لیا کہ وہ دھوکا نہیں دے گا اور بیعت نہیں توڑے گا اس نے وعدہ کیا پھر وہ پلٹا تو آپ نے تیسری دفعہ اس کو بلایا اور اس سے پختہ عہد و پیمان لیا کہ وہ نہیں بدلے گا اور بیعت نہیں توڑے گا تو ابن ملجم نے کہا خدا کی قسم اے امیر المومنینؑ میں نے نہیں دیکھا کہ آپ نے میرے علاوہ کسی اور کے ساتھ ایسا سلوک کیا ہو تو امیر المومنینؑ نے فرمایا۔

اريد حياته ويريد قتلي   عذيرك من خليلك من مراد

میں اس کی زندگی چاہتا ہوں اور وہ مجھے قتل کرنے کا ارادہ رکھتا ہے کوئی چھوٹا سا عذر کرنے والا اپنے قبیلہ مراد سے۔
جا اے ابن ملجم جو کچھ تو نے کہا ہے خدا کی قسم اسے پورا نہیں کرے گا۔

۳۔ جعفر بن سلیمان ضبعی نے معلی بن زیاد سے روایت کی ہے وہ کہتا ہے کہ امیر المومنینؑ کے پاس ابن ملجم سواری مانگنے کے لیے آیا اور کہنے لگا امیر المومنینؑ مجھے سواری دیجیے تو آپ نے اس کی طرف دیکھا اور فرمایا تو عبدالرحمن ابن ملجم مرادی ہے۔ اس نے کہا جی ہاں پھر آپ نے فرمایا تو عبدالرحمن ابن ملجم مرادی ہے! اس نے کہا جی ہاں۔ فرمایا۔ اے غزوان اس کو اشقر (سرخ و زرد رنگ) گھوڑے پر سوار کرو۔ تو وہ اشقر رنگ کا گھوڑا لے آیا ابن ملجم اس پر سوار ہوا تو امیر المومنینؑ نے فرمایا۔ میں اس پر بخشش کرنا چاہتا ہوں اور وہ مجھے قتل کرنے کا ارادہ رکھتا ہے کوئی معمولی سا عذر پیش کرنے والا قبیلہ مراد سے لاؤ۔

راوی کہتا ہے کہ جب اس سے ہوا جو کچھ ہوا اور اس نے امیر المومنینؑ پر تلوار کی ضرب لگائی تو اس کو پکڑ لیا گیا جب کہ وہ مسجد سے نکل چکا تھا۔ اسے امیر المومنینؑ کے پاس لائے تو آپ نے اس سے کہا۔ خدا کی قسم میں نے تجھ پر احسان کیے جو میں کر سکتا تھا حالانکہ میں جانتا تھا کہ تو میرا قاتل ہے لیکن میں تیرے ساتھ وہ سلوک اس لیے کرتا تھا تاکہ میں اللہ کو تیرے خلاف اپنا معین و مددگار بناؤں۔

۴۔ اور ان خبروں میں سے جو آپ نے اپنے اہل خانہ اور اصحاب کو اپنی شہادت کے متعلق پہلے سے بیان فرمائیں ایک وہ ہے جسے ابو زید احول نے اجلح سے روایت کی ہے اور اس نے قبیلہ کندہ کے بزرگوں سے نقل کیا ہے اس نے کہا کہ میں نے ان بزرگوں سے بیس سے زیادہ مرتبہ سنا وہ کہتے ہیں کہ ہم نے منبر پر علی علیہ السلام کو یہ فرماتے ہوئے سنا اس امت کے بدترین کو اس کو اوپر سے خضاب کرنے سے کیا چیز مانع ہے۔ اور اپنا ہاتھ اپنی ریش مبارک پر رکھتے تھے۔

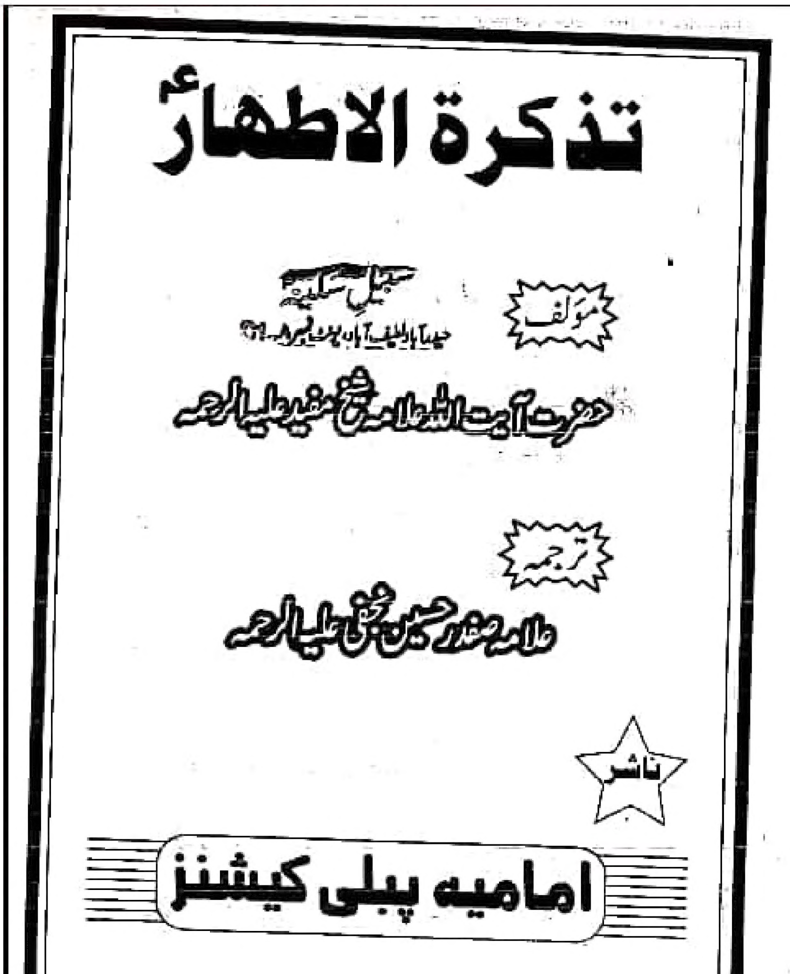

تذکرۃ الاطہارؑ

مؤلف

سبیل سکینہ
حیدرآباد لطیف آباد یونٹ نمبر

حضرت آیت اللہ علامہ شیخ مفید علیہ الرحمہ

ترجمہ

علامہ صفدر حسین نجفی علیہ الرحمہ

ناشر

امامیہ پبلی کیشنز